

الْإِخْوَانُ الْمَعْقُودُونَ

لِتَوْحِيدِ الرَّبِّ الْمَعْبُودِ

## بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الرب المعج والصلوة والسلام علی خیر خلقه محمداً الحامد الممج وعلی آله  
 وصحبه وکل موحد متبع معنی اما بعد آدم ابو البشر علیہ السلام ہی لیکر سید ولد  
 آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام تک حنبی انبیاء و رسل و حواریین و صلحائے ہر ملت و حقائے  
 دین ہوئی سب کا اس بات پر اتفاق و اجماع چلا آتا ہے کہ اصل ہر سعادت  
 و حسن عاقبت کی توحید ہی اور بنیاد ہر شقاوت و سوزناختگی کی شرک ہی قرآن شریف  
 جو آخر کتاب آسمانی ہے خلاصہ اس کے ساری معانی و مبانی کا یہی ہے کہ ہر  
 انسان توحید رحمن اختیار کرے اتباع شرک و خطوات شیطان سے دور رہے  
 کیونکہ ہر شخص اپنا بہلا چاہا کرتا ہے سو یہ بہلاؤ کا اسی اشیاء توحید و ترک شرک

میں ہے پس بس اللہ تعالیٰ نے فرمادیا ہے کہ میں شرک کو ہرگز نہ بخشوں گا اور  
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد کیا ہے کہ جس کے دل میں ذرہ  
 برابر ایمان یعنی توحید ہوگی وہ ایک نہ ایک دن دوزخ سے نجات پائیگا وہ  
 فضل و شرف ہے جسکی برابر کوئی فضل و شرف نہیں ہے اسی توحید کا یہ صدقہ  
 ہے کہ باوجود دسرا یا گناہ نہونے اور دوزخ میں جانے کے پہر ہی امید رہائی  
 کی ہے حالانکہ وہ توحید ذرہ برابر الٰہی کے دانے برابر ہوگی و لہذا محمد اب احسن  
 علیا پر ہی اگر کوئی شخص قدر و قیمت اس نعمت عظمیٰ یعنی توحید باری تعالیٰ کی نہ سمجھو  
 تو سمجھو کہ وہ بڑا بے نصیب اور تہمتی ازلی ہے اللہم احفظنا حدیث انس میں فرمایا  
 کہ اللہ تعالیٰ ایک شخص سے جو قیامت کے دن سب اہل نار سے عذاب میں  
 زیادہ ہلکا ہوگا فرمایا گا لان لا ما فی الارض من شیء اکنث تقندی بہ یعنی اگر  
 ساری دنیا تیرے پاس ہو تو کیا تو وہ دیکر آپ کو اس عذاب سے چھوڑا لیگا وہ  
 کہیگا ہاں اللہ تعالیٰ فرمایا گا ادت منك اھون من هذا وانت فی صلب آدم  
 ان لا تشرك بی شیئا فابیت الا ان تشرك بی متفق علیہ یعنی میں نے تجھ سے  
 بھی زیادہ تر آسان بات چاہی تھی جبکہ تو پشت آدم میں تھا وہ بات یہ تھی کہ تو کسی  
 چیز کو میری ساتھ شریک نہ کرنا لکن تو نے یہ بات نہ مانی اور میرے ساتھ شریک کیا  
 معلوم ہوا کہ دار مار نجات عقیقی کا توحید پر ہے اور دار مار ہلاک آخرت کا شرک پر ہے  
 بیان شرک کا رسالہ انفاک میں ہو چکا ہے اس جگہ بیان کرنا مراتب توحید کا بطور

اختصار مراد ہی جو کوئی ان مراتب کو معلوم کر لیا اور دل سے تصدیق اونکی کر گیا  
وہ اسفل سافلین سے اعلیٰ علیین کو پہنچ جائیگا ان شاء اللہ تعالیٰ اب سنا  
چاہیے کہ واسطی توحید رب حمید مجید کے کئی درجے ہیں ایک درجہ یہ ہے کہ  
اصل مقصود بخت و دعوت رسل سے توحید الوہیت ہے یعنی نرے اللہ پاک  
کی عبادت کرنا اور کسی کو او سمین شریک نہ بیہرانا اللہ نے حضرت کو پکار کر کہا ہے  
والسبحنا للہ یعنی اتمان کو پوجنا چوڑی مخرجہ کہتے ہیں وشن کو انسان سوا خدا  
کے جس چیز کو پوجتا ہی وہ چیز وشن کہلاتی ہے حدیث میں آیا ہے اللہ لا تجعل  
قبری و شئا یعبدا اور اللہ فی فرمایا ان اندروا نند لا الہ الا انا فاعلم ان منی پیغمبر و کو  
حکم دیا کہ تم سب کو ٹورا و اور ناد و کہ سوا میرے کوئی معبود نہیں ہے مجھی سے ڈرو  
اور فرمایا ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولا ان اعبدوا اللہ واجتنبوا الطاغوت یعنی  
ہر امت میں ہم نے ایک رسول بھیجا کہ سب سے یہ بات کہدی کہ اللہ کی عبادت  
کرین طاغوت سے بچتین ہر وہ چیز جو سوا اللہ کی پوجی جائی او سک و طاعت کتے  
ہیں ہر قوم کا طاعت معبود غیر اللہ یا متبعوع غیر اللہ ہوتا ہے جس کے وہ لوگ  
بنغیر بصیرت کے عبادت یا طاعت کیا کرتے ہیں اور فرمایا وما ادسلنا من قبلک  
من رسول الا نوحی الیہ ان لا الہ الا انا فاعبدون یعنی تجھے پہلے ہم نے ہر رسول  
کو یہی سند یا بھیجا تھا کہ سوا میرے کوئی معبود نہیں ہے تم مجھی کو پوجو یہ بیان ہے  
دعوت ہر رسول کا بکمل رہی تفصیل سو فرمایا ہے کہ ہم نے نوح کو او کی قوم کی طرف



یہ لکھا ہے بجا تھا کہ وہ اپنی قوم کو ڈراوی اور اون سے یہ بات کہدی کہ ان اعبدوا اللہ  
 وابقوا واجیعون یعنی اسی قوم تم اسد کو پوجو اور اس سے ڈرو اور میرا کہا مانو  
 مراد ڈرانے سے یہ ہے کہ تو اون کو حکم اسد کی عبادت کا کروہ عبادت سے  
 توحید و تقوی و طاعت ہے قوم نے کہا ای گوگو تم اپنے خداؤں کو نہ چھوڑو اور  
 نہ وڈو و سواغ و نیوٹ و لیوٹ و لٹوٹ کو یہ نام ہیں کہ چھبخت لوگوں کے جو کہ  
 سب مر گئے تھے قوم نے اون کے مرنے پر سوچ کیا اور اون کی مورتیں بنا کر بعد  
 ایک مدت کے ان کو پوجنے لگے اور اون کی صورتوں پر متکلف ہو گئے پہلا  
 شرک تھا جو نبی آدم میں نکلا سبب کا غلط تہا حق میں صاحبین کے یہی مورتیں  
 اصول ہنام قریش ہی تھیں پھر فرمایا کہ ابراہیم نے اپنی قوم سے کہا تھا اعبدوا اللہ  
 وابقوا ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون یعنی تم اسد کی عبادت کرو اور اس سے ڈرو  
 یہ تمہاری لیے بہتر ہے اگر تم کچھ سمجھتے ہو لیکن تم تو سوا اسد کے عابد و شن ہو حالانکہ  
 تمہارے رزق کے مالک نہیں ہیں دوسری آیت میں کہا ہے کہ ابراہیم نے  
 پوچھا کہ کیا یہ تمہارا پکارنا سنتے ہیں یا تم کو کچھ فائدہ و نقصان دے سکتے ہیں  
 اوہوں نے کہا بل وجدنا اباہنا کذلک یفعلون یعنی تقلید کو حجت نہیں لایا اور پھر  
 ابراہیم نے کہا فانضم عدوی الارب العالمین یعنی یہ عابد و معبود سب میرے  
 دشمن ہیں مگر اسد تعالیٰ اسمیل بنی دشمنی ساتھ مقلدین آباء کے ظاہر فرمائی ہی یہی  
 حکم مقلدین ائمہ و مشائخ و اہل رای کا ہے کیونکہ وہ سب بھی دشمن اہل توحید و

اتباع ہیں تیسری آیت میں فرمایا ہے کہ تم کو براہیم کی پیروی کرنا چاہیے کہ  
 اوہوں نے یہ کہا تھا انا براء منکم و ما تعبدون من دون اللہ یعنی ہم تم سے اور  
 تمہارے معبودوں سے بیزار ہیں ہماری تمہاری دشمنی کھل گئی یہاں تک کہ  
 تم نرے اسد پر ایمان لے آؤ اس آیت سے معلوم ہوا کہ براءت اہل شرک سے  
 واجب ہی اور غایت اس جگہ ہی اخلاص عبادت و تصدیق و اذعان توحید ہے  
 پس بس چوتھی آیت میں آیا ہے کہ ابراہیم نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے  
 کہد یا تمہا انی براء ما تعبدون الا اللہ فطر فی فائدہ سیحیدین سو یہی کلہ عقب  
 ابراہیم میں باقی رہا اور یہی معنی ہیں لا الہ الا اللہ کے ابراہیم علیہ السلام سید المرسلین  
 سے قرآن میں جا بجا اثبات توحید کی اور نفی شرک کی اونہیں سے حکایت  
 کی ہے یہاں تک کہ ہماری حضرت کو فرمایا ہے ان اتبع ملتہ ابراہیم خلیفہ  
 و ما کان من المشرکین یہ خطاب اگرچہ خاص ہے مگر معنی اوس کے عام ہیں  
 ابراہیم و یعقوب علیہما السلام نے اپنی اولاد کو وصیت کی تھی ان اللہ صطفی  
 لکم الدین فلا تمقن الا و انتم مسلمون مراد مسلمان مرنے سے اس جگہ یہ ہے  
 کہ توحید پر مرو پھر سورہ انعام میں اٹھارہ پیغیرون کے نام لیکر یہ فرمایا ہے  
 و لا شرک کا لفظ عنہم ما کان فی یعقون یہ جگہ رونے کی ہے اگر انسان کو کچھ سمجھ ہو  
 اس لیے کہ اللہ کے رسول اشرف و اکرم بنی آدم ہوتے ہیں جب شرک میں  
 اوں کی رعایت نہ رکھی گئی تو اب کسی دوسرے شخص کی کیا ہستی ہے کہ اوس

درگذر کیا جائیگا مجاہد فی کہا ہے وہ حجت جواہر ابراہیم کو دی تھی یہ تھی الذین امنوا  
 لم یلبسوا ایما نھم بظلمہ اولئک لھم الامن وہم مھتدون بخاری مین کہا ہے کہ مر  
 ظلم سے اس جگہ شرک ہی معلوم ہوا کہ مشرک کو امن نہوگا یہ امن موحّد کے لیے ہے <sup>لکھ</sup>  
 اور فرمایا ہے لقد اوحی الیک والی الذین من قبلاک ان اشرکت لیجھن عماک و  
 تتکون من الخاسرین بل اللہ فاعبد وکن من الشاکرین یہ خطاب حضرت کو ہی بطریق  
 فرض محال واسطی ارشاد است کی اسی طرح ہود نے عاد کو اور صالح نے ثمود کو اور  
 شعیب نے اہل مدین کو اور لوط نے اپنی قوم کو اور موسیٰ نے فرعون و اہل فرعون  
 کو کہا تھا کہ تم فرے اللہ کو پوجو سو اوس کے کوئی اور بڑو تھا را نہیں ہے غرض کہ  
 جو رسول آیا وہ داعی الی التوحید آیا یہ سملہ توحید کا اجماع انبیاء و رسل ہے پھر  
 اللہ نے اس دعوت الی التوحید کو ہماری حضرت پر ختم فرمادیا اور کہا قل یا ایھا الناس  
 انی رسول اللہ الیکم جمیعاً الذی لہ ملک السموات والارض لا الہ الا ھو یحییٰ و یمیت  
 فامنوا باللہ ورسولہ الی قولہ لعاکم فھتدون اب اس دعوت رسل مین فکر و غور  
 کرنا چاہیے کہ یہ کیا چیز تھی اللہ نے اپنی کتاب مین اس دعوت کو اول رسل سے  
 لیکر تا آخر رسل ہمہ پر حکایت کیا ہے گویا اس توحید پر سارے انبیاء اولمین آخرین  
 کا اجماع ہو چکا ہے اس سے بڑھ کر اور کیا حجت قوی واسطے ثبوت توحید کے  
 درکار ہے حدیث عمرو بن عبسہ مین آیا ہے کہ حضرت سے پوچھا تھا ما ارسل اللہ  
 فرمایا ارسلنی بصلۃ الاحرام و کسر الاوثان وان یوحل واللہ ولا یشترکوا بشیئاً

رواہ مسلم معلوم ہوا کہ منیٰ اس دعوت و رسالت کے توحید الوہیت میں کہ نہ  
 اللہ کو پوجے شرک کو چھوڑے جس طریقہ پر آیا زشرکین ہون اور سکو ترک کر دی حضرت  
 اور اصحاب حضرت کے حال میں غور کرنا چاہیے کہ بعد نبوت اور قبل ہجرت کے  
 اونکا کیا حال تھا قرآن اور تبارک ماہم دوستی دشمنی ثابت تھے دس سال تک آپ  
 اسی حال پر رہے جس نے حضرت کی تعبت اور طاعت قبول کی وہ موحدا جی ہوا  
 جسے آپ کی مخالفت و نافرمانی کی وہ شرک ہا لکھ ہوا اس وقت نہ نماز تھی نہ روزہ  
 تھا پھر اور شرائع اسلام کا کیا ذکر ہے جیسے نبی کبار سے یا اقامت حدود و احکام  
 کی اسی حالت پر بہت سے لوگ فریقین کے گذر گئے فریق فی الجنتہ و فریق  
 فی السعیر اس ماجرا میں فکر کرنے سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ وہ بات جو اون  
 طلب کی گئی تھی وہ یہی توحید الوہیت تھی کہ نہ سے اللہ کی عبادت کریں نبی و رسول  
 و اعتقاد معبودیت و نحو ہا میں افراد خدا فی العبادۃ رکھیں وہ لوگ شرک تھے اونکے  
 ساتھ عداوت و حرب اسی اقرار توحید پر ہوتی تھی بقیہ معاصی کبار و صغائر  
 پر نظر نہ تھی حضرت کے اصحاب موحدا تھے تارک شرک حضرت اذلو اسی وجہ سے  
 دوست رکھتے تھے اور طرف توحید کے بلا تے کچھ نظر طاعات و واجبات و  
 منہوبات پر نہ تھی اس تقریر سے تاثیر حاصل ہوتی ہے اور ظلمت جہل و وقول  
 یا ایہا الناس قد جاءکم موعظۃ من ربکم و شفاء لما فی الصد و روہدی و حمة  
 للمنین قل بفضل اللہ و برحمۃ فبذلک فلیفرحوا ہو خیر مما یجمعون

دوسرا درجہ توحید کا یہی ہے کہ شرکین توحید ربوبیت کے مقرر تھے یعنی  
 اللہ کے افعال و صفات و اتصاف کا اقرار کرتے تھے اس کی خالقیت و  
 رازقیت و مالکیت وغیرہ صفات ربوبیت کو مانتے تھے اور غیر رب کو مربوب  
 مخلوق مرزوق مقصوف فیہ جانتے تھے اور کہتے تھے کہ غیر کو کچھ اختیار اپنی جان  
 کے نفع و نقصان و موت و حیات و نشور کا تو ہے نہیں پھر غیر پر کیسے ہو سکتا ہے  
 لیکن باوجود اس اقرار کے وہ اسلام میں داخل نہ سمجھے گئے اور نہ اون کا خون  
 مال حرام ہوا اس لیے کہ شرط اسلام کی اور نصف توحید الوہیت اون سے متفق  
 تھی دلیل اس پر یہ آیت ہے قل من يرزقكم من السماء والارض امن ميلك السمع و  
 الابصار ومن يخرج الحي من الميت ويخرج الميت من الحي ومن يدبر الامور فيقول  
 الله فقل افلا تتقون فذلکم الله ربکم الحق فناد ابعدا الحق الا الضلال فانی نصرہ  
 اس آیت سے یہ سمجھا گیا کہ وہ لوگ درمیان الوہیت و ربوبیت کے تفرقہ کرتے  
 تھے ان دونوں توحیدوں میں وقت اجتماع کے افتراق اور وقت افتراق کے اجتماع  
 ہوتا ہے لہذا قبر میں یہ سوال ہو گا کہ من ربک یعنی تیل معبود کون ہے کیونکہ توحید  
 ربوبیت کی ساتھ امتحان نہیں کیا جاتا ہے اسی طرح یہ آیت اغیر اللہ البغی دباغی  
 الہا یہ صورت اجتماع کی ہے رہا افتراق سو فرمایا قل اعوذ برب الناس ملک المناس  
 الہ الناس اور فرمایا قل لمن الارض ومن فیہا ان کنتم تعلمون سیقولون للہ قل افلا  
 تذکرون رب السموات السبع ورب العرش العظيم سیقولون للہ قل افلا تتقون

قل من بیدہ ملکوت کل شیء وهو یحیی و لا یموت علیہ ان کنتم تعلمون سيقولون لله  
 قل فانی تشکرون بل انیناھم بالحق وانھم لکاذبون ما اتخذ اللہ من ولد و ما کان  
 معہ من الراد الذھب کل الہ بما خلق ولعلی بعضھم علی بعض سبحان اللہ عما یصفون  
 یہ استفہام و اسطی تقریر کے ہے اور فرمایا ولئن سألتم من خلق السموات والارض  
 وسخر الشمس والقمر ليقولن اللہ فانی یو فکون ولئن سألتم من نزل من السماء ماء فاحیا  
 بہ الارض من بعد موتھا ليقولن اللہ قل الحمد لله بل اکثرھم لا یعقلون یعنی اگر ان  
 مشرکوں سے کوئی یہ بات پوچھے کہ ہلایہ زمین اور جو لوگ اس زمین پر ہیں اور  
 رب آسمانوں اور عرش اور خالق مادہ و مہر کا کون شخص ہے تو وہ اسدی کوتباہنگی  
 بہر کہ ہر بہک جائے اور فتر کرتے ہیں ولہذا فرمایا ہے وما یؤمن اکثرھم باللہ الا  
 وہم مشرکون تفسیر اس آیت کی یہ ہے کہ وہ توحید ربوبیت پر ایمان رکھتے تھے  
 اور توحید الوہیت میں شرک کرتے تھے اس جگہ شرک و ایمان لغوی جمع ہو گیا تھا  
 اور فرمایا ولئن سألتم من خلقھم ليقولن اللہ فانی یو فکون اور فرمایا ولئن سألتم من خلق  
 السموات والارض ليقولن خلقھن العزیز العلیم یعنی او کو اللہ کی خالقیت کا اقرار تھا  
 بیان تک کہ اللہ فی فرعون سے باوجود اوس دعویٰ قبیح کے زبان موسیٰ علیہ السلام  
 سے یکساہت کی ہے لقد علمت ما انزلھو لاء الارب السموات والارض بصائر  
 اور البیس لعین نے کہا ہے انی اخاف اللہ رب العالمین اللہ فی حضرت کو ہیجا  
 آپنی لوگوں کو طرف افرد عبادت انہی کے بلایا کہ جس طرح تم افراد ربوبیت کے

مقرر ہوا اسی طرح کلہ لا الہ الا اللہ کی معتقد بن جاؤ اور اس کے منہ سے مقتضی پر  
 عمل کرو اور اللہ کے ساتھ اور کسی کو نہ پکارو مشرکوں نے حضرت پر انکار نہ کیا  
 مگر اسے افراد عبادت لہذا نہ خود اللہ اور اس کی عبادت کا بلکہ اسی افراد کا او  
 کہا اجئنا لنعبد الله وحده ونذر ما كان يعبد اباؤنا سواون لوگون کی عبادت  
 یہ تھی کہ وہ اپنے معابد پر حکومت کرتی اور وقت نعتیوں کے ان کو پکارتے اور  
 اون کے لیے جانور ذبح کرتے اور اون کے نام کی قسم کھاتے حالانکہ یہ اعتقاد  
 رکھتے تھے کہ صفات ربوبیت کے زمرے اللہ کے لیے ہیں اون کے شرکاء کے  
 لیے کچھ بھی اون صفات سے حاصل نہیں ہے معاذ مراد اون کی پرستش سے صرف  
 یہ تھی کہ اس ذریعہ سے اللہ کا تقرب حاصل ہوا اور وہ نزدیک اللہ کے انکی شفقت  
 و سفارش کریں اس بنیاد پر درمیان شرک اہل زمان حاضر اور شرک مشرکین  
 اولین کے چار طرح کا فرق ہے کہ اگلی مشرک توحید ربوبیت میں شرک نہ کرتے تھے  
 اور نہ حالت شدت میں اوٹر مراد اون کی شفاعت و قربت الی اللہ تھی بواسطہ  
 معبودین باطل کے اور اس وقت کے مشرک ان چاروں امین اون سے  
 جدا ہیں دلیل اس پر یہ ہے کہ آج کل کے مشرک وقت زیارت قبر کے یوں کہتے ہیں  
 کہ اے شیخ فلان تم ہکو یہ دو وہ دو اور نذر مانتے ہیں اور وقت شدت کے  
 اوس مقبور کو پکارتے ہیں مثلاً جب دریا میں موج کا جوش ہوتا ہے تو کہتے ہیں کہ  
 اے شیخ فلان ہمیں ڈوبنے سے بچاؤ ہم کو نذر میں یہ دینگے وہ دینگے میں خود

اپنے کانوں سے جس جہان میں سفر حج کیا تھا سنا کہ وقت شدت موج کے اہل جہان  
 نے کہا کہ یا شیخ عیدروس مجی النفوس بہو غرق سے نجات دو و نفوذ باللہ  
 ذلک غرضکہ یلوگ بلا واسطہ مخلوق سے طالب نجات ہوتے ہیں اور دلیل اس  
 بات کی کہ اگلے مشرک وقت شدت کے شرک نہ کرتے تھے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے  
 فرمایا ہے وما لکم من نعمۃ فمن اللہ ثم اذا مسکم الضرفالیه تنجاون ثم اذا کشف  
 الضرفعنکم اذا فریق منکم بریہم یشرکون لیکفر واما انینہم فتمتعوا بنوعین تعلون  
 یہ لام نزویک علای نحو کے عاقبت کالام کہلاتا ہے یعنی انجام اون کے شرک کا  
 یہ ہے کفر و تنوع دنیا ہے پس بس اور فرمایا ہے واذما مسکم الضرفالی البحر ضل من تدعون  
 الا ایاہ فلما نجاکم الی البر اعرضتم وکان الانسان کفورا اور فرمایا فاذا ركبوا فی الفلک  
 دعوا اللہ مخلصین لہم الدین فلما نجاہم الی البر اذا هم یشرکون اور دلیل اس بات  
 کی کہ مراد اون کی اس شرک سی شفاعت و قربت تھی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے  
 فرمایا ہے والذین اتخذوا من دونہ اولیاء ما نعبدہم الا لیقربونا الی اللہ زلفی  
 اور فرمایا و یعبدون من دون اللہ ما لا یضرہم ولا ینفعہم و یقولون ہولاء شفعا  
 عند اللہ الی قولہ سبحانہ و تعالیٰ عما یشرکون اس آیت سے یہ بات نکلی کہ عباد  
 میں وسائط کا مقرر کرنا شرک ہی اے بس وقت کی شرک صفات ربوبیت میں  
 ہی شرک کرتے ہیں اور شائد میں غیر اللہ کو پکارتے ہیں اور پیرون شیدوں  
 طالب مطلوب ہوتے ہیں گویا انکو یہ گمان ہے کہ اللہ تعالیٰ تو ان سے دور ہے اور



یہ مخلوق جیسے نبی و ولی و جد قریب ہے سو یہ عین شرک اکبر ہی بدلیل کتاب نبوت  
 و اجماع لکن شیطانوں نے قلوبِ مشرکین کے ارد گرد پہرہ کرنا و مکی فطرت کو بدل ڈالا  
 حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی کہ شرک و موصد برابر نہیں ہوتا ہے کہاں وہ  
 شخص جس میں کسی شخصوں کا حصہ ہو اور کہاں وہ شخص جو ایک ہی شخص کا غلام ہو ضرب اللہ  
 مثلاً رجلاً فیہ شرکاء متشاکسون و رجلاً مسلماً للرجل هل یستویان مثلاً الحمد للہ بل اکثرہم لا یعلمون  
 تیسرا درجہ توحید کا یہ ہی کہ الوہیت عبارت ہی عبادت سی اور عبادت  
 کے معنی ہیں توحید ابن عباس نے کہا قرآن میں جس جگہ ذکر عبادت کا آیا ہی  
 اوس کے معنی توحید کے ہیں جیسے یہ آیت وما خلقت الجن والانس الا ليعبدون  
 ای لیوحدون اور فاتحہ میں فرمایا ہے ایاک نعبد و ایاک نستعین اسے  
 نوحداک و نطیعک اس جگہ معمول کی مقدم ہونے نے فائدہ صر و اختصاص  
 کا دیا ہے علامی معانی و بیانی سی کے قائل ہیں اور فرمایا و ایاک نعبد و ن  
 یعنی خاص میری توحید کرو توحید کو بلفظ عبادت تعبیر کرنے میں ایک یہ خوبی ہے  
 کہ متضمن امر بعبادت خدا ہی ہے یعنی نری اللہ ہی وحدہ لا شریک کہ کو پوچھو نہ  
 کسی اور کو تو آمین نہی ہے شرک سی ضمیمہ ظاہر متقدم نے فائدہ نہی کا شرک سے  
 بخشا اور امر نے فائدہ وجوب عبادت کا دیا کیا قال تعالیٰ و اعبدوا اللہ ولا تشکروا  
 بہ شیئاً لفظ شے شامل ہے ساری ماسوا اللہ کو معلوم ہوا کہ جو کچھ اللہ کے سوا  
 کوئی چیز ہو کچھ ہو اور سکو اللہ کی عبادت میں شرک نہ کری ورنہ شرک ہو جائیگا آمین

انبیاء اولیاء پر شہید آماں بہوت پر ہی شیطان جہنم یعنی ہر قسم کی مورت و تثن  
یعنی ہر طرح کا تہمان داخل ہے اور فرمایا یا ایہا الناس اعبدوا ربکم الذی  
خلقکم والذین من قبلکم مفسرین نے کہا ہی یعنی اللہ کی توحید کرو اور سکو ایک الگ  
جانو پوجو اپنا اور اگلی لوگوں کا خالق مجہو اور فرمایا لا اعبد ما تعبدون اس  
سورہ کافرون کو سورہ اخلاص و توحید علی بھی کہتے ہیں مراد عبادت سی اس جگہ  
توحید ہی ہی توحید دین مرضے خدا ہے تکرار نفی کی اس لیے ہے کہ شامل نہی  
مستقبل ہو کر یا بخصوص موجب تاثیر ہوتی ہے نفی شرک علی میں اس کی حاجت  
پڑتی ہے مراد اس جگہ یہ ہے کہ عبادت مختص ہے ساتھ اللہ کی سوا اللہ کے  
کسی اور کو اتحقاق عبادت کا کسی طور پر ہی حاصل نہیں ہے لغت میں عبادت نام  
ہے نہایت درجے کی نیاز و مندی و خاکساری کرنے کا اور شرع میں عبادت ہے  
بندوں کے اول ان افعال و اقوال و احوال ہی جو مختص ہیں ساتھ جلال و عظمت خدا کو  
یہ اہم غلبہ شتمل ہے بہت سے انواع پر اور اصل عبودیت کی خضوع و تذلل و تعظیم  
عبادت سے مراد طاعت بھیری بخل طاعت کے ایک استعانت و استغاثت  
و فرج و نذر و حلف و نحوہا ہے پہر کہی یہ طاعت و عبادت جمع ہو جاتی ہے اور کہی  
جدا اس جگہ کوئی شخص یہ خیال نہ کرے کہ قرآن میں ذم و تکفیر اور لوگوں کی آئی  
جو عابد اصنام و احبار و اشجار و کمان و شیطان تھے تو یہ آیات حق میں عابدین  
ملاکہ و انبیاء و اولیاء و صالحین کے کس طرح شیک بیٹھ سکتے ہیں اس لیے کہ جو کام

عبادت کا اہل شرک ساتھ اصنام کے کرتے تھے جیسے دعا و فرج و اعتقاد نفع  
 و ضرر وہی کام یہ لوگ ساتھ اولیاء و غیر ہم کے کرتے ہیں کوئی شجرہ اولیاء کے نام  
 کا پڑھتا ہے کوئی راؤ کو سامنے خدا کے سفارشی بنا کر لاتا ہے اور کہتا ہے کہ  
 آگہی بجز ست فلان و فلان ایسا کر کوئی اون کے نام کا جانور ذبح کرتا ہے  
 جیسے سید احمد کبیر کی گاؤ اور شیخ سدو کا بکرا اور زرین خان کا مرغ اور جو مرادین  
 وہ لوگ اپنے معبودوں باطل سے طلب کرتے تھے وہی مرادین یہ لوگ قبور و  
 اموات و پیر شہید امام پر پیہوت سے مانگتے ہیں فقد استوت الکفتان و  
 تشابت الطائفتان سبب اصل و فرع کی ایک علت بیٹری تو اب حکم میں بھی تہ  
 و نون برابر بیٹریں گی خصوصاً جبکہ نص مقدم علی القیاس موجود ہے تو اب کچھ  
 بھی اشکال و التباس باقی نہ رہا اور حال و حکم عبادت صاحب و طاح کا ایک ہوا  
 بلا فرق و تفاوت دلیل عام اسپر یہی قل ادعوا الذین زعمتم من دون فلا  
 یملکون کشف الضم عنکم ولا یحق یلا اور فربا قبل ادعوا الذین زعمتم من دون الله  
 لا یملکون مثقال ذرۃ فی السموات ولا فی الارض وما لہم فیہما من شرک وما  
 لہم ظہیر ولا تنفع الشفاعۃ عند الامن اذن لہ اس آیت میں اللہ نے نفی  
 کی ہے عقیدہ مشرکین کی بابت ملک و تصرف و شریک و ظہیر و شفاعت بغیر ان  
 کے اس سے ثابت ہوا کہ سوا خدا کی سیکو ذرہ برابر اختیار تصرف کا سارے  
 عالم میں نہیں ہے نہ خود بخود اور نہ خدا کے دینے سے یہ آیت قاطع اصل شرک



اجعل الالهة الها واحدا ان هذا الشيء عجائب ذكره البغوي اور فرمایا وقالوا  
 الالهتنا خیرام هو اور فرمایا امر لهم الذی غیر الله سبحان الله عما یشرکون اور فرمایا  
 وجاوزنا بنی اسرائیل البحر فاق علی قوم یعلقون علی اصنام لهم قالوا یا موسیٰ  
 اجعل لنا الهة کما لهم الهة قال انکم قوم تجملون ان هو لاء متبر ما هم فیدو  
 باطل ما کانوا یعلمون قال اغیر الله ابغیکم الهة اور فرمایا واذ قال ابراهیم لایه  
 انہم اتخذوا صنما ما الهة انی اراک وفق مک فی ضلال مبین اور موسیٰ علیہ السلام  
 سے نقل کیا ہے کہ اونہوں نے سامری سے کہا تھا و انظر الی الکف الذی ظنت  
 علیہ صا کفا لخرقہ ثم لتسفنہ فی الیم نسفا انما الکفر لله الذی لا اله الا هو مع  
 کل شیء علما سامری نے جب اپنے گوسالی پر کوف کیا تو وہ اوس کی زخم میں اوسکا  
 معبود و پیرا اس لیے کہ کوف عبادت ہے یہی معلوم ہوا کہ معبود باطل لائق حرت  
 کے نہیں ہوتا ہے بلکہ قابل محو و احراق کے ہوتا ہے آمین کچھ اوس کی بی ادبی نہیں  
 ہے اور فرمایا فلا تعجلوا لله انداد وانتم تعلمون مراوند اس کے سوا جگہ شکر کا نہیں  
 ابن سعود و ابن عباس نے کہا مراوند اوسی الکفار رجال ہیں جن کی طاعت و خدا  
 کی معصیت میں کرتے تھے اور فرمایا ومن الناس من یخذ من دون الله اندادا  
 یحبونہم کحب الله والذین امنوا شد حبہا لله مجاہد نے اس آیت بعد و فی  
 لا یشرکون فی شینا کی تفسیر میں کہا ہے یعنی لایحبون غیرہ اور فرمایا اتخذوا  
 احبارہم و رہبا یتھمربا من دون الله والمسیح بن مریر و ما امروا الا لیعبدوا

الفواحد الا لاله هو سبحانه عما يشركون اس میں علماء اور اولیاء انبیاء و سب گئی  
 اس آیت کی تفسیر میں عدی بن حاتم سے مروی ہے کہ اُنکی عبادت یہی عبادت  
 تھے معصیت خدا میں ابو العالیہ کہتے ہیں اُنکا قول یہ تھا لا نسبق علماءنا ما  
 حلال و ما حرم حرام او سپر اسد فی فرمایا ولئن اطعتموهم انکم لمشركون  
 اس آیت سی تقلید کا شرک ہونا ثابت ہے و سدا محمد مفسرین نے کہا ہی اُن کے  
 علماء نے اُن کے لیے مروا کر حلال کر دیا تھا وہ کہتے تھے کہ اسد کا مارا حلال  
 نہیں ہے فرمایا قل یا اهل الکتاب تعالوا لی کلمة سواء بیننا و بینکم ان لا نعبد  
 الا الله ولا نشرك به شیئا ولا یقنع بعضنا بعضا اربابا من دون الله ابن جریر نے  
 اس کی تفسیر میں کہا ہے ای لا یطیع بعضنا بعضا فی معصیة الله اور فرمایا  
 ولا تجعلوا مع الله الہا اخرانی لکومنه نذیر میں اور فرمایا لقد کفر الذین قالوا ان  
 هو المسيح بن مریر اور فرمایا لقد کفر الذین قالوا ان الله ثالث ثلاثة و ما من الدلالة  
 واحد مجوس و و خدا بتائی ہیں اور نصاریٰ تین اور یہود کے محبوب بے گنتی میں  
 انہوں نے جتنی مخلوق تھی اس سب کو محبوب و شریک اگر اسد پاک کو نہ پوجا یہ سارے  
 مشرکوں کے سردار ہیں چنیں کرو محبوب و بتائے ہیں و قد خاب من افقی او  
 فرمایا قل انعبدون من دون الله ما لا یملک لکم ضرا ولا نفعاً معلوم ہوا کہ سوا خدا  
 کسی کو اختیار نفع بخشی و نقصان رسانی کا نہیں ہے پھر یہ پیر امام ہو یا شہید  
 بہت ہو یا پری شیطان ہو یا دیو سارا تصرف عالم میں نرسے اسد کا ہے

دعائیں محض مہین ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور فرمایا ہے وَاذْأَسْأَلُكَ عِبَادِي عَنِّي فَاِنِي  
 قَرِيبٌ اَجِيبْ دُعَاةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَاكَ سَبِّحْ نَزُولُ يَوْمِ هَکَ اَوْ نَهْلُ نِيْءٍ يَبَاتُ کَیْ  
 تَتٰی کَرِیْمًا اَرَابٌ قَرِیْبٌ هَکَ اَوْ سَمِ اَوْ سَمِ اَوْ سَمِ اَوْ سَمِ اَوْ سَمِ اَوْ سَمِ اَوْ سَمِ  
 پکارین او سپر یہ آیت اوتری اس سے معلوم ہو کہ دعا نذر و مسالت ہے اور فرمایا  
 قُلْ اَدْعُوْا اللّٰهَ اَوْ اَدْعُوْا عَلِیَّ اَمَّا مَدْعُوْا فَاِنَّهٗ اِلٰهَ اَسْمَاءَ الْحَسَنِ ابْنِ عَلِیَّ سَمِ کَتے مہین  
 حضرت نے ایک رات مکے میں سجدہ کیا اور یا اللہ یا حسن کہا ابو جہل نے کہا محمد  
 ہم کو چارے آگہ سے منع کرتے ہیں اور خود و والہ کو پکارتے ہیں او سپر یہ آیت آئی  
 سورہ نوح میں فرمایا ہے قَالَ رَبِّ اِنِّیْ دَعَوْتُ قَوْمِیْ لَیْلًا وَّلَهْمَا فَاَلَمْ یَرِدْ هُمَا دَعَاۤیَ  
 الْاَفْلَاکِ اَوَانِیْ کَلِمًا دَعُوْا نَعْمَ لِنَعْمَ لِحَمْدِ جَلُوْا اَصَابِعُہُمْ فِیْ اِذَا نَعْمَ وَاسْتَغْشَوْا ثِیَابَہُمْ  
 وَاَصْرًا وَاَسْتَکْبَرُوا وَاسْتَکْبَرُوا لَیْلًا یَوْمَ صَبَّحَ مِیْنِ اِسْمِ بَارِئِ مِیْنِ کَرِیْمًا وَاَصْرًا  
 اور نذر ہے اور واسطی غیر اللہ کے نہی عنہ ہے اور نذر اوی الہ ہوتا ہے نذر کا  
 اور فیعل شرک ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَلَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِرَبِّہُمْ یَعِدُوْنَ اَوْفَرًا  
 قَالُوْا وَہُمْ فِیْہَا یَخْتَصِمُوْنَ تَا لَہٗ اَنْ کُنَّا لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ اِذْ نَسِیْمُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ  
 اَوْفَرًا فَلَمَّا اَنْقَلَبْتُ دَعُوْا اللّٰهَ رَبِّہُمْ اَلْنِ اَتِیْتُنَا صَالِحًا لِّتُکُوْنَنَّ مِنَ الشَّاکِرِیْنَ  
 فَلَمَّا اَتَاہُمْ صَالِحًا جَلَّ لَہٗ شَرٰ کَا فِیْمَا اَتَاہُمْ فَتَعَالٰی اللّٰهُ عَمَّا یَشْرُکُوْنَ یَوْمَ لَیْلٍ  
 اس بات پر کہ دعا اون دونوں کی یعنی آدم و حوا کی یہی قول تھا اَلْنِ اَتِیْتُنَا صَالِحًا  
 انہ یہ شرک حواسے طاعت شیطان میں ہوا نہ عبادت شیطان میں ہم نے استدلال

اس بات پر کہ دعا بمعنی نداء ہے اس لیے مکرر کہاہی کہ مفسرین دعا کو  
 پانچ معنی پر حل کرتے ہیں بحسب ہر مقام اور اصل و حافی اللہ لغت میں ایمان ہے  
 قاسوس میں کہاہے الدعاء رغبة الی اللہ وعرف باندہ دفع الحاجات الی رفیع الدرجات  
 سو جو شخص لوگوں سے مال کا سوال کرتا ہے خصوصاً جبکہ اس کے پاس صحیح وثام  
 کا طعام بقدر کفایت کے موجود ہے تو اس کے حق میں وعید شدید آئی ہے  
 پھر اس شخص کا کیا حال ہوگا جو مردوں سے سوال قضاوی حاجات کا کرتا ہے  
 اولو لیکف بربک انہ علی کل شیء شہید اور فرمایا ہے وان المساجد لله فلا تدعوا مع  
 احدا اور فرمایا ہے ومن اضل من یدعو من دون الله من لا یتجیب للہالی  
 یوم القیامة وہم عن دعائهم غافلون واذا حشمت للناس کا فوالہم اعداء وکاف  
 یباعدنہم کافرین اور فرمایا ہی ولا تدع من دون الله ما لا ینفک ولا یضک  
 فان فعلت فانک اذا من الظالمین اور فرمایا ہی ومن یدع مع الله العاخر لا یرہا  
 لہ بہ فاما حسابہ عند ربہ اند لا یفلح الکافرون اور فرمایا ہی فاذا ركبوا فی الفلک  
 دعوا الله مخلصین لہ الدین فلما نجاہم الی البر اذا هم یشرکون اور فرمایا ہے  
 داعی غیر اللہ ضال وظالم وشرک وکافر ہوتا ہے کوئی یہ کہے کہ مراد داعی کی اس  
 دعا سے تقرب اور شفاعت الی اللہ ہے سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہی بعینہ مراد شریکین  
 کی بھی تھی بلیل قولہ ما نعبدہم الا لیکربونا الی اللہ ذلفی دوسری آیت میں کہاہے  
 ویقولون ہولاء مشفعاء عند اللہ پھر آیت اول کو اس جگہ پر ختم فرمایا ہے



کیونکہ حرف ماصینہ ہے اعم عموم کا نزدیک علمای اصول کی اللہ کے سوا جو  
 ہے اسکو یہ شامل و عام ہے فرعون فی موس علیہ السلام سے کہا تالئناخذ  
 العاغیری لاجلناک من السجینین مراد اللہ سے اس جگہ معبود ہے جس کے  
 طاعت پر خوف ورجا و توکل کیا جائی لفظ اللہ اسم صفت ہے و اعلیٰ جود  
 کے اور اعظم انواع عبادت و عا ہے سوا اللہ کے کسی محبت اور معصیت میں  
 کسی کی طاعت کرنا اور اوپر عاکف ہونا شرک ہی جسے غیر اللہ کا نام لہ کر سیا  
 ثالث ثلاثہ کہا وہ کافر ہوا اسی طرح اگر کسی شے کو پوجا اور اسکا نام لہ کر کہا  
 بلکہ نبی یا فرشتہ یا صالح یا ولی یا امام یا شیخ یا حجریا دہر کر کہا تو بے وہ کافر ہوا  
 اس لیے کہ اسم معانی کو اول کی حقیقت سے نہیں بدل دیتے ہیں جس طرح کہ  
 کوئی شراب کا نام دودھ رکھے تو وہ شراب کچھ دودھ نہیں ہو جاتی ہے اور  
 حلال شیرتی ہے ذات انواط کے قصے میں اسکا پورا بیان آیا ہے اوہوں نے  
 اوس درخت کا نام ذات انواط رکھا تھا صریحاً یہ نہیں کہا تھا کہ ہمارے لیے  
 کوئی معبود مقرر کر دو مگر حضرت نے فرمایا کہ تم نے یہ ویسی بات کہی جیسی نبی <sup>اسئل</sup>  
 نے کہی تھی اجعل لنا الہامکما الہما لہما رواہ الترمذی اسی طرح جو کوئی کسی  
 شے کی عبادت کرتا ہے یا اسکا محب ہوتا ہے تو وہ اوس شے کا عابد کہلاتا ہے  
 بدلیل حدیث صحیح لغس عبد الدنیار و عبد الدار ہم الحدیث اس جگہ سبب  
 تعلق خاطر کے حضرت نے اطلاق اسم عبودیت کا محب مال پر فرمایا ابن عربی

مالکی کہتے ہیں کہ تعلق احکام کا ساتھ سمیات اسماء کے ہوتا ہے نہ ساتھ  
القاب و تسمیہ کے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَمَّا اخْتِذُوا إِلَهَةً مِنْ الْأَرْضِ فَهِيَ يَنْشُرُونَ  
لَكُمْ فِيهَا إِلَهَةً إِلَّا اللَّهَ لَعَنَ اللَّهُ لُفْسِدَ تَابِعِجَانِ اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ عَاصِفُونَ وَقَالَ تَعَالَى  
أَمَّا اخْتِذُوا مِنْ دُونِ إِلَهَةٍ قُلُوبًا قَبُولًا نَحْمَدُكَ هَذَا ذِكْرٌ مِنْ مَعَى وَذِكْرٌ مِنْ قَبْلِ بَل  
اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ الْحَقَّ فَفَضْلُ مَعْنُونِ بَعْضُ جَابِلُونِ نَعَى سَوْدُكَانِ مَنَافِعُ رُكَا  
ہے اور خمر کا نام شراب الصالحین اور سكرات کا نام جحون سوغیر نام کو کپا تر تغیر حکم  
نہیں ہوتا ہے بخادعون اللہ والذین امنوا وما یخْلَعُونَ إِلَّا انفسهم وما یشعرون  
پانچواں درجہ توحید کا یہی ہے کہ دعا عبادت ہے بلکہ عبادات کا سر اور خیر  
حدیث میں آیا ہے کہ اللہ کے نزدیک دعا کی بڑی قدر ہے اور فرمایا افضل عبادت  
دعا ہے رواہ الحاکم وصحیحه اور فرمایا ہے کہ دعا ہی عبادت ہے رواہ الذمذی  
یہ ترکیب کہ الدعاء هو العبادة دلیل ہے حصر پر یعنی خبر مبتدئین مختصر ہے بسبب فصل کے  
اسمین ایک طرح کی افضلیت کا تینز اور ربانغہ و اہتمام ہے ساتھ نشان دعا کے  
اور پہلے یہ بات گذر چکی ہے کہ عبادت بمعنی توحید و دعا ہے سودعا غیر اللہ کی شکر  
ہے خواہ کسی نبی کو پکارے یا ولی کو یا بہوت پری شیطان کو یا کسی امام شہید  
پیرو امام نراوے کو دلیل اس پر یہ آیت ہے ادعوا ربکم فضعوا و خفیة ان لا یجب  
المعتدین اور فرمایا و ادعوا خوفا و طمعا ان رحمة الله قریب من المحسنین ان آیتوں میں  
دعا ہی عبادت و دعا ہی سلت و دنون کا ذکر کیا ہے اور یہ بتایا ہے کہ یہ دونوں

ان اللہ لا یھدی من ہو کاذب کفار اور آیت دوم کو اس جملے پر تمام کیا ہے  
 سبحانہ و تعالیٰ عما یشرکون اور یہ خیال انکا کہ ہم ہدایت پر ہیں نہ ضلالت پر  
 بالکل غلط ہے بدلیل قولہ تعالیٰ قل امر ربی بالقسط و اقیما وجہ حکم عند کل مسجد  
 و ادع الی فلاحین لد الدین کما بدکم تقو دون فریقا ھدی و فریقا حق علیہم  
 الضلالۃ انھم اتخذوا الشیاطین اولیاء من دون اللہ و یحبسون انھم ھتدون  
 امین دلیل ہے اس بات پر کہ وہ کافر جو آپ کو دین میں حق پر سمجھتا ہے وہ اور  
 جاحد معاند برابر ہے ابن عباس نے تفسیر قرطبی کی اس جگہ ساتھ لا الہ الا اللہ کے  
 کی ہے اور ضحاک نے ساتھ توحید کے اور فرمایا ومن یعیش عن ذکر الرحمن نقیض  
 لہ شیطانا نفو لہ قرین و انھم لیسدو ھم عن السبیل و یحبسون انھم ھتدون  
 بنوی نے تفسیر کر کے و ظنوا انھم احیط بھم دعوا اللہ مخلصین لد الدین میں کہا ہے  
 ای اخلصوا فی دعاء اللہ و لم یدعوا احد اسوی اللہ اس سے معلوم ہوا کہ دعا میں  
 اور اخلاص فی الدعاء توحید ہے اور دعوت غیر اللہ شرک ہے کوئی یہ کہے کہ دعا سے  
 غیر اللہ کبھی شرک اصغر ہوتی ہے جیسے بدفالی لینا اور قسم کھانا غیر اللہ کی اور کہے  
 شرک اکبر ہوتی ہے جبکہ مقصود اس سے تعظیم مخلوق بہ ہون مثل تعظیم خدا کے تو اب  
 مساوات نہ ہی اس لیے کہ نہی طیرہ و حلف سے بعد ایک مدت کے اسلام میں واقع  
 ہوئی تھی رہا دعا کرنا یا اعتقاد نفع و ضرر جیسے قضای حاجات و غاثہ و رلھفات و  
 شفاۃ مرض و ادای قرض سو مشرکوں کی یہی عبادت تھی اور انکا شرک یہی علو

و فوج و نحو ہا تھا اسی کی شاخ یہ تھی کہ وہ میت و غائب کو پکارتے اور انکو درمیان  
 اپنے اور خدا کی وساطت ٹھہراتے سو وساطت اس جگہ نہ اردہین میان تو تشبیہ  
 مخلوق کی ساتھ خالق کے ہے اور یہ شرک محض ہے لغبت و دعوت واسطے توحید  
 الوہیت کے تھی جبکو عبادت کہتے ہیں اس عبادت کا خاص اللہ کے لیے ہونا  
 چاہیے اور یہی مراد ہے اس قول سے کہ دعائی غیر اللہ شرک اکبر ہے اور جس نے  
 لا الہ الا اللہ کہا پھر غیر اللہ کو پکارا دے اپنی جڑا و کہاڑ ڈالی اور اپنے قول کی نفی  
 کی اوس کی نیت بابت اوس کے دعویٰ کے درست نہ ٹھہری اور جن دعویٰ پر  
 بنیاد و براہین قائم نہیں ہیں اوس دعوے کے ابنار او عیسا و ہین اور اللہ  
 فرمایا ہے ان الله يعلم ما يدعون من دون من شيء اور فرمایا الا ان الله من في السموات  
 ومن في الارض وما يتبع الذين يدعون من دون الله شركاء ان يتبعن الا الظن  
 وان هم الا يظنون چٹا درجہ توحید کا یہ ہی کہ ترک توحید کفر اعظم و شرک اکبر ہے  
 اس سے انسان کا مال و خون حلال ہو جاتا ہے اور صاحب شرک کو جب دعوت  
 توحید کی پہونچ گئی اور اوپر حجت قائم ہو گئی مگر اوس نے نہ مانا اور عناد کیا اور شرک پر  
 اٹار ہا اور کفر کا اعلان کیا تو اب وہ مخلد فی النار ہوگا اور اسکا یہ شرک کسی طرح  
 بخشا نہ جائیگا کیونکہ معنی لفظ شرک کے یہ ہیں کہ اللہ کے ساتھ غیر اللہ کی عبادت  
 بھی کرے چنانچہ ایسا ہی ہو اکر تا ہے اور ہو چکا ہے اور معنی لفظ کفر کے یہ ہیں کہ جو  
 بات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لائے ہیں اور اوسکا علم بالضرورة حاصل ہے اوسکا

انکار کری اور اوکو جٹلائے سو یہ اسما و سمیات در بیان اون کے ایسے ہیں  
جیسے در بیان اہمات و نبات کہہ ہوتے ہیں ابن ہشام نے سیرت میں ذکر کیا  
ہے کہ وہ عبادت مشرکین کی یہی حکوت و دعا و منج و طواف تھا ابن القیم نے  
زاوہ السافرن میں مذکر قدوم و فخر و لان ذکر کیا ہے کہ وہ دس آدمی تھے جو حضرت  
کے پاس آئے تھے حضرت نے اون سے پوچھا کہ عم انس نے کیا کیا یہ ایک بت  
تھا جس کو وہ پوجتے تھے کہا وہ ایک شتر تھا اللہ نے ہم کو اوس کے بدل میں  
چیز دی جو تم لائی ہو کچھ بوڑھے مرد عورت رکھے ہیں جواب تک اور سکونانی جائے  
ہیں اب جو ہم بیان سے جائیں گے تو اوکو ڈوبادین گے انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس  
بت کی طرف سے بڑے و ہو کے اور قنفذ میں پڑے تھے پوچھا بڑا قنفذ اس  
بت کا کیا تھا اونہوں نے قصہ قحط عظیم کا اور اوس بت کی سنت ماننے کا اور انور  
اور کبیتی میں اوس کی نذر مقرر کر کیا بیان کیا اس قصے میں یہ بھی کہا کہ انفا کملیہ  
قطر پ نے آیہ و ما ذبح علی النصب میں کہا ہے کہ اس جگہ علی یعنی لام ہے یعنی  
ما ذبح لاجل النصب اب اگر کوئی شخص جہل و انکار و مکارہ کرے تو اوس سے  
یہ کہنا چاہیے کہ اچھا تو ہی تھا کہ اگر یہ شرک نہیں ہے تو پہ شرک کیا چیز ہے اور اللہ نے  
کس چیز کو حرام کیا ہے اور بکواوس سے منع فرمایا اور وہ اصنام منقوشہ و انصاب  
منصوبہ وغیرہ معبودات جن کو شرک پوجتے تھے وہ کیا چیز ہیں ہرگز اوس سے  
اسکا جواب نہ بنے گا بجز اس کے کہ وہ عبادت غیر اللہ تبارک و تعالیٰ اور عبادت غیر اللہ ہے

دعا ہے یا فوج یا اور کوئی عبادت اور اصح شہادات وہ ہے جسکی شہادت اصدادین  
 یا دین کہیگا کہ میں نہیں جانتا پہر اگر نہیں جانتا ہے تو انکار و جحد کس لیے کرتا ہے  
 اسی طرح دربارہ اوس عبادت کے جس کو اللہ نے ہم پر فرض کیا ہے اور کہو  
 اوس کا حکم دیا ہے اور ہمیں اوسی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے اور اللہ ہی وہ  
 عبادت کا مستحق ہے کہنا چاہیے کہ اگر ہم وہ عبادت اللہ کے لیے کریں گے اور  
 اللہ ہی کو پوجیں گے تو منجملہ موحدین کے ہوں گے اور اگر ہم وہ عبادت غیر کے  
 لیے بجا لائیں گے اور غیر کو ساتھ اوس کے پوجیں گے تو منجملہ مشرکین کے ہوں گے  
 اس پر اگر وہ حقیقت عبادت کی ہو تو تبادسے اور تبادسے تو فہا و نہ ہم اوس کو اقسام  
 عبادت کے بتا سکتے ہیں کیا عبادت اعتقاد یہ اور کیا قولی فعلیہ برنیہ و مالیہ اور  
 پر ہم یہ کہیں گے جاء الحق و زهق الباطل ان الباطل كان زهوقا و ما یبدی  
 الباطل و ما یعید الدنئی چارے لیے احکام اسلام بیان کر دیے حلال حرام کی  
 تفصیل فرمادی اور شریعت محمد نے احاطہ اقسام علوم کا کر لیا اور اصول و فروع پر  
 منطوقاً و مفہوماً شامل پایا اور حضرت نے ہر ایک کی حجت روشن پر چھوڑا جس کے  
 رات مثل دن کے ہے کوئی پرندہ جو میں پر نہیں مارتا ہے لکن اوس کا ذکر است  
 سے کر دیا اور سنت مطہرہ نے کیفیت ڈھیلے لینے تک کی تبادی کہ اس طرح  
 کلوح استغنیٰ میں لیتے ہیں سنن ابی داؤد میں مذکور آداب خلا آیا ہے لقد علمکم سیک  
 حتی الحکماء اب انسان خیال کرے کہ جب اتنی اتنی سی بات ہو سکے گی تو کیا

ایسا بڑا مسئلہ جس کے لیے حجت واسطی متیقن کے اور حجیم واسطی غاویں کے طیار  
 کی گئی ہے بے بنائے ہوئے چھوڑ گئے اور اسکی شرح و توضیح نہ مندرجائی  
 واللہ لقد بلغ البلاغ المبین صلی اللہ علیہ وسلم الی یوم الدین کتب منازی و سیر کو  
 دیکھو معلوم ہو جائیگا کہ جس امر پر حضرت نے کفار و شرکین سے محاربہ و مقاتلہ و مجاہدہ  
 کیا تھا وہ یہی عبادت اصنام و اوثان تھی اور اونکا پکارنا اور اونسے علاقہ رکھنا اور  
 اونکا معتقد ہونا اور اون کی طرف التجا کرنا اور اونکا مجاور بننا اور اون پر حکومت کرنا ہی  
 دلیل اس بات پر کہ صاحب اس عبادت غیر اسد کا مخلد نے النار ہوگا سو یہ ہے کہ  
 اسد تعالیٰ نے فرمایا ہے ومن الناس من یخذ من دون الله انداداً یحییونهم کما یحیی  
 الی قولہ وما ہم بخارجین عن النار اور فرمایا ومن یشرب لک بالہ فقد حرم اللہ علیہ الجنة  
 وما واه النار اور ویل قتال پر یہی فاذا النسخ الا شہل الحرم فاقتلوا المشرکین حیث  
 وجدتموہم وخذوہم واحصوہم وافتدوا لہم کل مرصد فان تاتوا وقاتلوا  
 الصلوة واتقوا الزکوۃ فخلوا سبیلہم ان اللہ غفور رحیم حسین بن فضل نے کہا  
 اس آیت نے ہر اس آیت کو حسین ذکر اعراض و صبر کا انداز ای اعداد پر ہے  
 منسوخ کر دیا ہے منہ فان تاتوا کے یہ ہیں کہ اگر کفر و شرک سے توبہ کر کے کچھ مسلمان  
 بن جائیں تو پہراؤن کو نہ چھیڑو بلکہ چھوڑ دو اور فرمایا وقاتلوہم حتی لا تکلون فتنۃ و  
 یكون الدین کلہ للہ یعنی سوا اسد کے دوسرے کی پرستش نہ ہو یا خالص عبادت  
 اسد کی بلا شرک کی حاجی جلالین میں کہا ہے کہ مراد فتنے سے اس جگہ شرک ہی اور فرمایا

قاتلوا المشركين كافة اور حدیث صحیح میں آیا ہے امرت ان اقاتل الناس حتی یثبذوا  
 ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله وبقیوا الصلوة وبقوا الزکوة فاذا فعلوا  
 ذلك عصموا منی دماءهم واموالهم الا بحق الاسلام وحسبهم علی الله خطابی  
 نے کہا یہ بات معلوم ہے کہ مراد اس سے اہل اوثمان ہیں نہ اہل کتاب اس لیے کہ  
 وہ لا اله الا اللہ کہتے تھے سو انہیں اہل اوثمان سے یہ مقابلہ کیا جاتا ہے اور انہیں  
 تمکون نہیں اوثمانی جاتی قافض عیاض نے کہا ہے کہ عصمت نفس مختص ہے ساتھ  
 قائل لا اله الا اللہ کے یہ عبارت ہے اجابت وایمان سے احادیث نبویہ میں  
 اس کلمے کے لیے قیود و شروط ہیں اور نہیں تامل کرنے سے انسان سلمان اپنے  
 نفس پر خوف کرتا ہے چہ جائے اہل شرک و طغیان کی منجلاؤں قیود کے ایک یہ ہے  
 کہ اس کلمے میں شرک نہ لائی اور شبہ نہ لائی اور تکبر و جو زکر سے اور او کو بلکنا نہ سمجھے اور  
 کلمہ او کو موصی سے روکے اور او کو سچے دل سے ساتھ اخلاص قلب کے کہ  
 اہل علم نے کہا ہے تم حفظ کرو علم کا مع اوس کے قیود کے ائمہ اربعہ مذاہب فی صراحت  
 کی ہے کہ قتال کرنا ساتھ نافی زکوٰۃ و تارک نماز بلکہ تارک فان و نماز عید کے واجب  
 ہے اس لیے کہ یہ شعار اسلام ہیں بلکہ بعض علما فی اجماع نقل کیا ہے قتال پر اوس  
 گروہ کے جو کسی فریضہ کو فرائض مشورہ سے بجا نہ لای اور اوس کے ادا کرنے سے  
 بلا عذر باز رہے نووی نے شرح اربعین میں کہا ہے کہ یہی حکم ایک شخص کا بھی ہے  
 کیونکہ لفظ طائفہ میں وہ بھی داخل ہے حدیث بریدہ بن حبیب میں آیا ہے کہ حضرت



غزوئین یہ وصیت فرمائی تھے اغزوا بسم الله قاتلوا من كفر بالله اخرجه ابو داؤد  
 اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ونزلنا جليلك الكتاب تبیاناً للكل شی وهدی رحمة وبشری للسلین  
 ساتوان درجہ توحید کا یہ ہی کوئی یہ کہے کہ یہ آیتیں حق میں مشرکین عباد اضم  
 کے اوتری ہیں جو حضرت سے محاربت کرتے تھے پر یہ غیر کوکب شامل ہونگی سوچو  
 اسکا یہ ہے کہ امر جامع درمیان مشرکین اولین و آخرین کے موجود ہے وہ شرک ہے  
 تو حکم ایک ہی ہو گا بلا فرق اس لیے کہ فارق معدوم ہے اور جامع موجود اصول فقہ  
 میں کہا ہے کہ اعتبار عموم لفظ کا ہوتا ہے یہ خصوص سبب کا اور حدیث میں آیا ہی  
 کہ میرا حکم ایک پر دیا ہی ہے جیسا کہ حکم میرا جماعت پر ہے ورنہ یہ بات لازم آگئی  
 کہ جو حکم کسی سبب مخصوص پر کسی قصہ گذشتہ میں نازل ہوا ہے وہ متعدی نہو حالانکہ  
 یہ اطلاق باطل ہے اور اس میں تعطیل ہے جریان احکام شرعیہ کی ساری خلق پر کیونکہ  
 آیات حدود و جنایات و وارث و دیات قضایا ہی ماضیہ میں اوترے ہیں  
 اور وہ لوگ گذر گئے جن کے حق میں اونکا نزول ہوا تھا حالانکہ حکم ان آیات کا قیام  
 تک عام ہے عام اپنے سبب پر مقصور نہیں ہوتا ہے او تعلق خطابات شرع کا ساتھ  
 مکلف معدوم کے تعلق منہوی ہے ابن عباس نے ایسے ہی عمل پر یہ بات کہی ہے  
 کہ هذا نزل علی بنی اسرائیل واندعلینا مشاصم وما اشبه اللیلة بالبارحة اور بعض  
 نے کہ لا نعم الاخرة بنوا اسرائیل اذا کان کل حلوق لکم وکل مرة لکم اصول فقہ میں  
 کہا ہے کہ شرائع من قبل ہمارے لیے شرع ہیں نزوکیل لکم ثم لکم کے اور نزوکیل لکم

جب شرع ہیں کہ انکی تقریر ہمارے شرع میں آچکی ہو سو یہ مسائل اسی طرح کی ہیں  
 کہ ہمارے شرع نے انکو مقرر کیا ہے اور قرآن و سنت ساتھ ان کے ناطق ہے  
 یہ تو جواب ہے ان کے سوال کا ورنہ جس بات سے حضرت فی مشرکین عرب کو منع  
 کیا تھا اور اوس پر ان سے مقابلہ فرمایا تھا اور اوس باری میں قرآن شریف اور آقا  
 وہ سب آیات محکمات غیر منسوخات ہیں اور واسطی ہر اول و آخر کے آئے ہیں بلکہ  
 وہ آیات جو حق میں ہم سے اگلوں کے اور سے ہیں وہ سب بھی محکمات ہیں حالانکہ  
 ہمارے شریعت اور سنت مطہرہ ان سے بے نیاز کرتی ہے فقد اغنت و اقنت و  
 کففت و شفت و اعادت و ابدت و اظهرت و نصت و لله الحمد تفسیر آخر سورہ  
 بقرہ میں آیا ہے کہ ان لوگوں نے کہا تھا ہمکو تکلیف ایسے عمل کی دیکھی ہے جس کی  
 طاقت ہمکو نہیں ہے حضرت نے فرمایا کیا تم وہ بات کہنا چاہتے ہو جو تم سے  
 پہلے لوگوں نے کہی تھی معذرتاً اس جگہ انکی بات کو مشابہ قول امم سابقہ کے  
 نہیں لیا حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کہ حضرت جب بادل کو دیکھتے رنگ چہرے کا بد جاتا  
 اور آنے جانے لگتے جب پانی برس جاتا تو وہ کیفیت دور ہوتی سینے کا یہ کیا  
 بات ہے فرمایا تجھے کیا معلوم کہ میں ویسی بات نہ جو جیسی ایک قوم نے کہی تھی  
 فلما رأوه حارضا مستقبلا و دہتم قالوا هذا حارضا مطنابا بل هو ما استعجلتم  
 ربح فیہا عذاب الیم رواہ البغوی و متلفی البخاری ابن القیم فی سبب شرک میں  
 بزرگ کریمہ قل ادعوا الذین زعمتم من دون اللہ لا یمکن مثقال ذرۃ فی السموات

ولا فی الاصل الہم کہا ہی کہ قرآن اس طرح کی آیتوں سے پر ہے مکن اکثر لوگ دخول  
 و قال کو نیچے اوس کے نہیں جانتے اور انکو حق میں اوس قوم کے نہیں اتنے ہیں جو گنہگار  
 اور اونہوں نے کوئی اہل نہیں چھوڑی سو یہی بات در بیان دل اور در میان  
 فہم قرآن کے حاصل ہوتی ہے جس طرح کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہے ینقص عاقلی الاسلام  
 عروۃ عروۃ اذا نشأ فی الاسلام من لا یعرف الجاہلیۃ یعنی ایک ایک گروہ رس  
 اسلام کی ٹوٹتی جاتی ہے جبکہ اسلام میں کوئی ایسا آدمی پیدا ہوتا ہے جو کہ جاہلیت  
 کو نہیں پہچانتا قال تعالیٰ الیاءکم نبأ الذین کفروا من قبل فذاقوا وبال امرهم  
 ولہم عذاب الیم فوز الکبیر میں کہا ہی باجملہ چون قرآن بخوانی گمان مکن کہ مخاصمہ یا قوی ہو  
 کہ بوز و در گدشتند بلکہ حکیم حدیث للتبعی من قبلکہ بیچ بلا ہی نبو و مکرار فرزندو آن موجود است  
 آٹھواں درجہ توحید کا یہی جس نے یہ بات کہی کہ یہ شرک ہی اس سی مال و  
 خون حلال ہو جاتا ہے اور حرب و قتال واجب آتا ہے یعنی بعد قیام حجت و بلوغ عہد  
 و وصول علم و ظہور کفر کے اوس شخص سے اور ان اشیاء کے لیے قید و شرط میں جن کو  
 ہم نے اس بحث میں اطلاق کیا ہے اور فقط گمان پر تکفیر نہیں کی جاتی ہے سوائے نقصاً  
 اسکا اس جگہ مکن نہیں ہے اور بعد کلام خدا و رسول کے کوئی کلام ایسا نہیں ہے  
 جس سے استدلال کیا جاسی فاذا بعد الحق الا الضلال ومن اصدق من اللہ فلا  
 اور وقت نزاع کے یہی سنت مطہرہ جہت ہوتی ہے جسے سنت نبویہ سے استدلال کیا  
 اور اوپر منہم ہوا وہ مراد کو پہنچا اور جسے اسکی ترازو میں وزن کیا اوسی کا لہجہ باری

وما یطلق عن العوی ان هلاک وحی یوحی اور جو آیات و احادیث گزر چکے تو وہ سب  
 سُن چکا ہے اور جب آیات بنیات و حدیثات و اضحات کافی ہونگے تو ہر جستجو  
 ہدایت کی اونے غمی ہے اور جب باوجود علم کے عقل گمراہ ہو گئی تو اب نا صحیحین  
 کیا کہیں گی لیکن اس جگہ کلام بعض اہل علم کا جو ورثہ انبیاء و چیراغ تیرگی سے ہم ذکر  
 کرتی ہیں اول وراثہ صدیق است ہیں ابو بکر رضی اللہ عنہ او نہون نے حق میں  
 اہل روت کے فرمایا تھا لا قاتلین من فرق بین الصلوٰۃ و الزکوٰۃ بل من غنی عقلاً  
 کافراً یعطونہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم لا قاتلہم علیہ پھر جب بعض عہد  
 اون کی عہد خلافت میں کافر ہو گئے تو اون سے مقاتلہ کیا اور اون کے خون و مال  
 کو مختصر صحابہ میں حلال کر دیا یہ اونکا اجماع تھا اس امر پر اور بڑی بات اون کی  
 روت میں یہ تھی کہ اونہون نے کہا تھا کہ سیلہ نبی ہے حالانکہ اس کے سوا اور  
 امور بھی تھے لیکن سب میں بڑی ہی بات تھی تو اب اس شخص کا کیا حال ہو گا جو  
 قائل عبادت غیر اللہ ہے یا عابد معتقد الوہیت غیر ہی اور اس غیر کو تصف و تحقیق  
 اس عبادت کا جانتا ہے گو اپنی زبان سے نہ کہے پھر عمر فاروقؓ نے ساتھ صدیق  
 اکبر کے اس بات پر اتفاق کیا کہ جو شخص در بیان نماز و زکوٰۃ کے فرق کرے اس کے  
 ساتھ قتال کرنا واجب ہی حالانکہ پہلی توقف کیا تھا پھر جب دلیل ظاہر ہوئی تو اسی  
 راہ پر لگ گئے اہل حق کی ہمیشہ یہی شان ہوتی ہے کہ بعد وضوح دلیل کے پہلو  
 نہیں کرتے ہیں اسی طرح ایک باعث صحابہ و تابعین قائل کفر تارک صلوٰۃ ہے

عمر و ابن جعوف و معاذ ابن جبل و ابی ہریرہ اسی کے قائل ہیں منذری نے کہا ہی  
 قد ذهب جماعة من الصحابة ومن بعدهم الى تكفين تاراه الصلوق متعل حتى شج  
 وقتها منهم ابن مسعود و ابن عباس و ابن عمر و من غير الصحابة احمد بن  
 حنبل و اسحق و ابن المبارک یہ کفر ترک نماز پر ہے قحطی نے اس باب میں ایک تالیف  
 مستقل لکھی ہے رہا انکار نماز کا سو کفر و سکا در میان علما کی مسئلہ وفاق ہے ہر  
 یہی حکم بقیۃ انبیاء اسلام کا ہے جیسے روزہ زکوٰۃ حج کیونکہ حدیث میں آچکا ہے کہ  
 اگر ان ہر چار رکن میں سے ایک رکن کو بجا لایا اور تین کو ادا نہ کیا یا دو رکن یا  
 تین رکن ادا کیے اور ایک کو نہ کیا تو یہ کافی نہیں ہوتا ہم نے بیان اسکا مسائل نماز  
 وغیرہ میں کیا ہے الحاصل جب تارک نماز کا یہ حکم پھیرا تو پھر تارک توحید و جاہلی  
 الہ کا کیا ذکر ہے جس نے کہ مخلوق کو رب تہ تخالق میں رکھا ہے اور شرک و مندر تکرار کی  
 الہ کی بی ادبی و گستاخی اختیار کی ہے گویا اوس نے خدا کو گالی دی ہے حالانکہ  
 جو شخص ایسی بات کہتا ہے جہنم میں اس کو خفا کرے اور کچھ اوسکی پروا نہیں کرتا تو اسے  
 حق میں وعید شدید آئی ہے پھر تارک توحید کا کیا انجام ہوگا غزوہ تبوک میں یہ آیت  
 اتری تھی لا تقذروا قد کفرتم بعد ایمانکم اوانون فی یہ عذر کیا تھا کہ ہم نے یہ بات  
 بطور مزاح و خوض و لعب کی تھی لیکن ان کو ناعذر قبول نہوا اور اسد فی فرمایا قل ابالله و  
 آیاتہ و رسو لکم لستھنؤن قدامہ بن طلوع و غیر ہم نے غم کو حلال کہا تھا اور اس  
 آیت کی تاویل کی تھی لیس علی الذین امنوا و علوا الصالحات جناح فیما طعلی صحابہ نے

اوپر تکفیر کی متعلیٰ شراب کی اسی طرح حاطب بن بلتعہ نے کہا تھا اوپر عمر رضی اللہ عنہ  
 نے اونکا قتل کرنا چاہا تب اونہوں نے توبہ کی اور عذر بیان کر کے اپنے قول  
 رجوع کیا اسی طرح مسجد نبی ضیفہ واقعہ کوفہ میں کچھ لوگوں نے کہا تھا کہ میلہ اپنے  
 دعویٰ میں مصواب پر ہے ابن مسعود نے حکم اون کے کفر کا دیا اسی طرح جن لوگوں نے  
 حق میں علی مرتضیٰ کے غلو کیا تھا اور معتقد صفات الوہیت کے ہوئے تھے علی نے  
 اونکو کافر ٹھہرایا پھر ان میں جلاویز غرض کہ سنت خلفای راشدین کے حق میں قائل  
 لا الہ الا اللہ کی جس سے خلافت اس کلمی کے صادر ہوتا تھا یوں ہی تھی حالانکہ کوئی  
 اونہیں معتذر تھا اور کوئی متاول اور کوئی تائب غرض اس جگہ یہ ہے کہ وہ ان کی  
 تکفیر کرتے تھے اور ان باتوں کو کفر و شرک جانتے تھے اگرچہ پہلے سے وہ لوگ  
 مسلمان تھے رہی کارروائی مابعد خلفا کی سو بخدا اوس کے ایک یہ ہے کہ جہدین ہم  
 و ہم بن صفوان کے قتل کا حکم دیا تھا اس لیے کہ وہ قائل تعطیل صفات خدا تھا  
 جن صفات کے ساتھ قرآن ناطق ہے اور کہتا تھا کہ قرآن مخلوق ہی یعنی تصنیف نہیں  
 اور امارت ہے یعنی ہر کام تازہ واقع ہوتا ہے پہلے سے مقدرتین ہو چکا ہے  
 یہاں تک کہ فرقہ متکلمین منجاذہ اللین کے ٹھہرے اور امام شافعی نے فتویٰ تحریر علم کلام  
 کا دیا ہے اتباع ائمہ اربعہ سوادن کے اقوال بے گنتی ہیں اور ہر مذہب اسلوب  
 یہ ہے کہ وہ ایک باب متعلیٰ مقرر کر کے باب الردۃ یا باب حکم المرتد منعقد کرتے ہیں پھر  
 اوکی تفسیر یوں کرتے ہیں کہ مرتد وہ شخص ہے جو بعد اسلام کے کافر ہو جاتا ہے پھر

مکفرات کا ذکر کرتے ہیں اور کلمات کفریہ کے بیان میں طول مقالات عمل میں لاتے  
 ہیں سب سے زیادہ اوج اس باب میں خفیہ ہیں اور خالہ نے حصر اسکا چار سو  
 مسئلہ میں کیا ہے ہر مسئلہ اسلام کو توڑ کر قائل اس کلمہ کو ملحق ساتھ عبدہ اصنام کے  
 کرتے ہیں شافعیہ و مالکیہ کے اس باب میں مباحث طویل ہیں ابن حجر مکی کی اس باب  
 میں ایک کتاب ہی اعلام بقواطع الاسلام نام اور کچھ ذکر اسکا کتاب زواج میں ہے  
 کیا ہے اور کتاب مشارق الانوار میں جو کہ کتب شافعیہ سے ہے ایک باب طویل اس  
 بابت لکھا ہے اور ابن المقرئ فی اس بارے میں مولفات لکے ہیں اسی طرح شرح  
 منہاج نووی نے بھی بسط تام کیا ہے اور ان ممالک کی ایضاح فرمائی ہے اور  
 امام ابن تیمیہ و شیخ ابن حجر فی اجماع نقل کیا ہے اس بات پر کہ جو کوئی درمیان اپنے  
 اور اللہ کی وسائط مقرر کری پھر انکو پکاری اور ان پر ہر وسار کے وہ کافر ہے بعض  
 امور جو کہ باب رد میں ذکر کیا ہے و مسائل فرعیہ میں کچھ قواعد اسلامیہ میں ہیں  
 اور نہ اصول سنت ایمانیہ پر مسئلہ توحید عبادت کی ساتھ تیرا کیا گیا ہے کہ یہ تو اصل  
 اصول اور مرکز دائرہ اہل منقول و معقول ہے اور وہ قطب ہے کہ جس پر مدار اصل  
 و محصول کا ہے اور وہ اساس ہی کہ جس پر بنیادی مدنیہ علم ہے جس میں نزول و حلول ہوتا  
 ہے اور وہ صراط مستقیم ہے کہ جس پر مدار سیرو وصول ہی اگر کوئی کہے کہ یہ لوگ قائل لا الہ  
 الا اللہ ہیں اور بہت سے شرائع اسلام بجا لاتے ہیں انے مقابلہ کرنا کس طرح ہو سکتا  
 ہے حالانکہ حدیث میں آیا ہے امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ

سو جواب اسکایہ ہے کہ صحیح بخاری میں یوں آیا ہے کہ حتی یسجد وان لا الہ الا اللہ  
 وان محمدا رسول اللہ ویقیموا الصلوۃ ویؤتوا الزکوۃ فاذا فعلوا ذلک عصموا منی  
 دماءہم واما لہما لایجہتا اس جگہ اس غایت کو جس تک کہ قال منہی ہوتا ہے  
 ہر سہ سو مذکورہ تیسرا یہی کہ کیونکہ قول مجرب فی اعتقاد عمل کے کچھ فائدہ بخش نہیں  
 ہوتا ہے ورنہ یہودیوں کے قائل ہیں بلکہ مراد اس جگہ معنی اس کلمے کے ہیں مجرب  
 اس کلمہ کا کہنا اس طرح پر چاہیے جس طرح کہ صحابہ نے کہا تھا کہ وہ اس کلمے کے معنی  
 اثبات وغنی پر یقین رکھتے تھے اور اس کے مقتضایہ حاصل تھے اور جوابات منافی  
 اس کلمہ کے تھے اس کے تارک تھے جیسے شرک پہ اگر کوئی یہ ہر سہ مر جا لای لکن  
 بعض عبادات واسطی غیر اللہ کے بھی کری جیسے اعتقاد کہنا حق میں مقبورین کے  
 تو جواب اسکایہ ہے کہ جو قصے ابھی مذکور ہو چکے ہیں اور زمانہ خلفاء میں حکم قتل کا  
 اول کے حق میں جاری ہوا تھا وہ لوگ یہ ہر سہ کام کرتے تھے مہذا وہ بعض امور  
 مناقض اس کلمے کے بھی بجا لاتے تھے جس سے ان کا قتل کرنا واجب آتا ہے  
 یہ بات کہ یہ لوگ یہ نہیں جانتے ہیں کہ یہ کام منافی حسن مسالک ہے سو بات یہ ہے  
 کہ کفیر اس شخص کی مقرر ہے کہ جسکو دعوت پہنچ گئی ہے اور اوپر حجت قائم ہو چکی ہے  
 اور وہ بعد علم کے غما کرتا ہے اور شرک پر جا ہوا ہے سو جب سی یہ دعوت محمدیہ طرف  
 توحید الہیت کے ظاہر ہوئی ہے اور اوپر بلوارین نکالی گئیں ہیں تب وجہ کسی نے  
 اسکو دیکھا اور اسکا منکر ہوا تو گفتگو ہماری اسی شخص کے حق میں ہے اور علامت اسی ہے



مستوجب ہی سو یہ توحید مجد احد ہر جگہ پہنچ گئی اور قرآن کریم ایک حجت کبیر ہے ہر  
 خاص و عام پر اس کی توحید ساتھ عبادت کی اور یہ بات کہ کوئی او کا شرک یا استحقاق  
 میں اس عبادت کے نہیں ہے بلال صریح قرآن کریم کے ہر تالی و سامع پر ثابت ہے  
 عقل طرف اوس کے راہ یاب ہوتی ہے اور اس پر حجت کا قیام ہوتا ہے ہر با فہم حجت کا  
 یہ اور بات ہے علماء کی اس جگہ کسی قول میں قرآن میں نص کی ہے ذمہ پر اوس قوم کی جب کوئی گمان  
 ہو کہ وہ اچھا کام کرتے ہیں ہر اموات سو وہ اپنے کیے کو پہنچ گئے اور حدیث میں زندہ کو  
 مردوں کی انیارسانی سے نہی آئی ہے یہ اوس کے حق میں ہے جو مشرکین کا سا کام کرتا ہے  
 اور کفار کی طرح کے افعال بجا لاتا ہے اور جس کی صلاح و توحید معلوم ہے وہ انشاء اللہ تعالیٰ  
 ناجی ہے خواہ مقدم ہو یا تاخر اور جس کا حال معلوم نہیں ہے اوس سے اپنی زبان کو روکو  
 ایسے کہ کفیر شخص معین کی محتاج ثبوت آفات حجت کی ہوتی ہے اور نجات اہل فترت  
 مباحث و اختلافات میں دلالت کل الشان فی حال اہل هذا الزمان اور یہ بات کہ علم و  
 فرض لازم ہے اور علم شرک حرام محض ہے ایک مستفیض و شے مشہور ہے لیکن اوس میں بہت سے  
 غلطیات تنبیہ اور اعمال کفریہ و اقوال شرکیہ و احوال ردت صریحہ و افعال قبیحہ آئے ہیں ایک نے  
 دوسرے کی تعجیت تقلید اختیار کر لی ہے مگر تہوڑی لوگوں نے وقلیل من جہاد علی الشکی ایسا  
 معلوم ہوتا ہے کہ عنقریب آثار نبی شریعت کے منطس محو اور اس مافیہ بینہ دین کی منہدم  
 ہو جائیگی لوگوں پر جو بلا آئی وہ اسی دیانات کی طرف سے ہے اور دین کو نہیں مولوین  
 اور درویشوں نے بگاڑا ہے اسل بلاء نفس و طغیان جبل و ہوی کا شکوہ اللہ ہی سے ہے پس

وکان امر الله قد راصق ودا تمام ہو خلاصہ کتاب درجات الصالحین الی مقامات المؤمنین  
 کا مع قدری زیادت ضروری کو اس رسالی کا ترجمہ اگرچہ لاہور میں طبع ہو چکا ہے مگر اصل  
 ترجمہ دونوں غلط سے خالی نہیں ہیں و لہذا اس جگہ خلاصہ پر اکتفا کیا گیا جو شخص مضامین  
 کتاب کو بغور سمجھ لے گا اور سپر جان لینا اقوال و افعال و اعمال و احوال شریک کا ظاہر و باطن  
 بہت سہل ہو جائیگا ایسی کہ انواع شرک باوجود کثرت کے دائرے سے ان مقامات  
 ہشت گانہ کو خارج نہیں ہو سکتے ہیں بیان میں انواع شرک کو رسالہ انصاف کا خلاصہ تقویت الایمان  
 و اسطوعوام کے استاد شفیق ہے اور اہل علم اگر تفصیل اس اجمال کی چاہیں تو کتاب میں خالص  
 موجود ہر طالب عقیدتی و ماجر آخرت اور خود ہند نجات و محفل سلام و شیفۃ ایمان پر لازم  
 کہ تفتیش مدارج شرک و تحقیق مراتب توحید کے کبھی غفلت نہ کرے اس لیے کہ بسبب زبان  
 ساعت کبریٰ کو دنیا و اہل دنیا میں ہر روز ایک نئی صورت شرک و کفر کی برآمد ہوتی رہتی  
 اور انسان کو اس کے شرک و کفر ہونے پر سبب جبل یا غفلت کے اطلاع حاصل نہیں ہوتی  
 اور وہ اس کو شرک یا کفر نہیں جانتا اور مثل انسانی جنس کے اس فعل یا قول یا حال میں گرفتار  
 ہو کر سرمایہ اپنے ایمان کا برباد دیتا ہے اور ہندو ایک مسلمان ایماندار خیال کرتا ہو حالانکہ وہ  
 مومن نہیں رہتا اور یہ اہل و سب کے لیے نزدیک اللہ تعالیٰ کو آخرت میں عذر سمع ہو گا کیونکہ  
 شرک رفتار و چوشت تارک میں سنگ سیاہ پر ہی زیادہ تر خفی ہے اور اسکے ستر و راز  
 ہیں اور توحید کا فقط ایک ہی دروازہ ہے تو ہر چیز اس درجہ باریک و مخفی ہو ا کہ  
 دریافت کرنے میں انسان مومن کو سب امور سے بڑھ کر اہتمام و کوشش رکھنا لازم ہو جائے

کہ شرک کی ہرگز اوّل نجات نہوگی گو کلمہ گو اور نہایت درجی کا عابد راہ تہمتی کیوں نہو  
 اور موحدا یا نادر بالضرور عذاب ناسر نجات پائیگا گو صاحب کبیر ہو اور واسطی سزا جزا  
 کے جہنم میں بھیجا جائی لکن توحید ایک نہ ایک دن او سکودونخ سے باہر نکالیگی و لنگہ  
 بیان توحید و در شرک میں بہت سی مستقل کتابیں ہیں ہمیشہ بکرات و مرآت انکی سیر  
 کیا کرو تاکہ علم توحید تازہ ہوتا رہد شیخین آیا ہر جدد و ایمانکے بقول لا الہ الا اللہ  
 سو یہ تجدید یا سی طرح ہوتی ہے کہ اس کلمے کو بار بار زبان بیان تر جان سے کہے اور  
 اس کے معنی مطابق بیان قرآن و سنت و توضیح علما ی موحدین کے بخوبی ذہن نشین  
 کر لے اور اوکو مقضایہ حتی الاسکان عامل ہو اور جان لی کہ اللہ کا سودا بہت ہنگامہ  
 وہ سودا او کا جنت ہی جنت کا بلکہ اتنا کچھ آسان بات نہیں ہے کہ باوجود افعال  
 شرکیہ کے اور نہ کرنے عمل کے مطابق کلمہ توحید کے فقط کلمہ گو ہونے سے میسر آجائے  
 آدمی دنیا کے لیے تمام عمر صرف کر دیتا ہو اور نہ ہارون معاصی کا فاعل ہوتا ہو یہی  
 دنیا بقدر مراد ہاتھ نہیں آتی پہر آخرت جس کے لیے کوئی محنت و مشقت نہیں کی ہو اور  
 عمل صالح بجا نہیں لایا ہو اور ایمان کو درست نہیں رکھا ہو اور توحید و شرک کو کفر و فحش  
 نہیں سمجھا ہو بلکہ بعض انواع شرک کو شرک ہی نہیں جانتا ہے اور عبت کو سنہ سمجھ کر بجا لاتا  
 ہے اور کبار ذنوب قلبی و قالبی سے محتر نہیں رہا وہ کس طرح مفت میں تیسر آجائیگی  
 اس مژین غور کر کے فرض ہے کہ اپنی جان کو اور اپنے گھر والوں کی جان کو آتش جہنم  
 بچا ہی اور حصول توحید و ترک شرک پر باقاعدہ اللہ کی حمد کری اور جب مرآت توحید کی سمجھ لے

اور اوس کی موافق عقیدہ و عمل و حال درست ہو جای تو اس نعمت عظمیٰ کو غنیمت کبریٰ  
 سمجھ کر اوس کے حفظ میں سخت بخل کری اور کسی مولوی درویش استاد پیر کے بہکانے  
 سے لغزش نہ کری بلکہ جو کوئی اوس کو ایسی بات بتائے جو خلاف توحید و اخلاص کے ہو  
 تو اوس کو بیزہ سجدے بلکہ شیطان کا وکیل سمجھے اور اوس سے بیزار ہو کر او کی صحبت کو ترک  
 کر دی تقویت توحید کی تلاوت قرآن سے ہمراہ فہم و خوض الفاظ و معانی کے ہوتی ہے  
 اور تلاوت و طلاوت اوس کی مطالعت کتب سنت مطہرہ سے ہمراہ دریافت کرنے  
 معانی صحیحہ کے ماہتہ آتی ہے اگر اسہ تعالیٰ توفیق بخشے تو انہیں دو چیزوں پر نعمت  
 کری اور ساری علوم و فنون کو بیگانہ سمجھ کر طاق انبیاء پر رکھ دے الاما و الالہ  
 مصلحت دین آنست کہ یاران ہمہ کلر بگذارند و سطر و یاری گیرند

اللهم ارنا الحق حقاً وارزقنا اتباعه وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابه آج روز  
 شنبہ ۱۳ شعبان ۱۳۱۰ ہجری کو یہ رسالہ دور قزمین ختم ہوا ختم اللہ لنا بالحسنی و زیادۃ  
 وجعلنا من اهل السیادة والسعادة انذ علی ما یشاء قدیر و بالااجابہ تجدیر و اخر علی  
 ان الحمد لله رب العالمین و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و صحبہ اجمعین